از عدالتِ عظمیٰ

ڈی۔ ایس۔ تھمپّا

بنام

سدارامکّا

تاریخ فیصلہ: 29 مارچ، 1996

[کے راماسوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

دستاویزات:

بازیافت نامہ- تعیینِ کار کردگی کے لیے مقدمہ -حد بندی- دستاویزِ واگذاری میں یہ شرط رکھی گئی تھی کہ اگر جواب دہندہ- بائع آٹھ سال کے اندر مقررہ رقم واپس ادا کر دے، تو اُسے یہ حق حاصل ہو گا کہ بیع نامہ اُس کے حق میں تحریر اور اندراج کروایا جائے- فریقِ ثانی نے مقررہ مدت کے اندر فریقِ اول سے رجوع کیا، لیکن فریقِ اول نے بیع نامہ کی رجسٹری کے لیے تعاون کرنے سے انکار کر دیا— تعیینِ کار کردگی کے لیے مدعاعلیہ کا مقدمہ -ٹرائل کورٹ نے مقدمے کا حکم دیتے ہوئے کہا کہ مدعاعلیہ نے حد کے اندر ادائیگی کی پیشکش کی تھی -پہلی اپیلٹ عدالت نے اس ڈگری نامے کو الٹ دیا جس میں کہا گیا تھا کہ وقت معاہدے کا جوہر ہے اور چونکہ مدعاعلیہ نے وقت کے اخراج سے ختم ہونے والی حد کے 8 سال کے اندر دوبارہ منتقلی حاصل نہیں کی تھی -عدالتِ عالیہ نے اپیلٹ کورٹ کے ڈگری نامے کو کالعدم قرار دیتے ہوئے ٹرائل کورٹ کے ڈگری نامے کو بحال کر دیا- قرار پایا کہ، جب تک کہ بیع نامے کے معاہدے میں کارکردگی کے وقت کی تاریخ مقرر نہ ہو ہمیشہ قرارداد کا جوہر نہیں ہوتا ہے- فریقِ ثانی نے رقم کی ادائیگی تاریخِ دوبارہ انتقالِ ملکیت سے قبل پیش کی تھی، لیکن فریقِ اوّل نے اپنے وعدے کی تکمیل سے انکار کر دیا- وجہِ دعویٰ اس وقت پیدا ہوئی جب مؤرخہ 20-7-1973 کو تحریر کردہ بعد والا بیع نامہ کی تاریخ سے آٹھ سال مکمل ہو گئے- اپیل کنندہ نے 19 جولائی 1976 کو اپنے طرزِ عمل سے بیع نامہ کی تکمیل سے انکار کر دیا-مقدمہ 20.7.1976 پر، انکار کی تاریخ یعنی 19.7.1976 کی حد کے اندر دائر کیا گیا تھا-

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and
integrity of this document

حدبندی ایکٹ، 1963:

شیڈول- آرٹیکل 54- تعیینِ کارکردگی کے لیے مقدمہ- حدبندی- قرار پایا کہ، تعیینِ کارکردگی کے لیے معیادِ تحدید کا آغاز یا تو اس تاریخ سے ہوتا ہے جو معاہدے میں طے کی گئی ہو، یا پھر اس تاریخ سے جب بیع نامہ تحریر کرنے سے انکار کیا گیا ہو۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908:

دفعہ 100- دوسری اپیل- عدالت عالیہ کو اپیلٹ عدالت کے فیصلے میں مداخلت کا اختیار حاصل ہے اور وہ متعلقہ قرائن و شواہد کا جائزہ لینے کی مجاز ہے- بحث شدہ۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 7054، سال 1996۔

با قاعدہ اپیل ثانی نمبر 6، سال 1988 میں کرناٹک عدالت عالیہ کے 23.1.95 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے ایس ایس جوالی اور ای سی ودیا ساگر۔

مس ایس جنانی جواب دہندہ کے لیے۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اجازت دی گئی۔

ہم نے دونوں طرف سے فاضل وکلاء کو سنا ہے۔

اپیل کنندہ کے پاس 24 اپریل 1990 اور 20 جولائی 1968 کے دو بیع نامے تھے جنہیں مدعا علیہ نے شیڈول پراپرٹی کو منتقل کرتے ہوئے انجام دیا تھا۔ بعد کی تاریخ یعنی 20 جولائی 1968 کو، اپیل کنندہ کی طرف سے دوبارہ منتقلی کے معاہدے پر بھی اس شرط کے ساتھ عمل درآمد کیا گیا کہ مدعا علیہ کی اس تاریخ سے آٹھ سال کے اندر 5,000 روپے ایک یک مدتی رقم میں ادا کرنے کی صورت میں، وہ بیع ناموں پر عمل درآمد کرنے اور اپنے حق میں اندراج کرنے کی حقدار ہوگی۔ مدعا علیہ کا معاملہ یہ ہے کہ آٹھ سال کی میعاد تاریخ انقضا ہونے سے پہلے، جون 1976 میں کسی وقت، اس نے اپیل گزار سے رابطہ کیا تھا لیکن اس نے دوبارہ منتقلی سے گریز کیا۔ لہٰذا، اُس نے اپنے وکیل سے

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and
integrity of this document

درخواست کی کہ وہ اپیل کنندہ کو نوٹس جاری کرے، جس پر اپیل کنندہ کو اطلاع دی گئی کہ وہ رجسٹرار کے دفتر میں پیش ہو کر رقم وصول کرے اور بیع نامہ پر عمل درآمد کرے، لیکن وہ ایسا کرنے میں ناکام رہا۔ 19 جولائی 1976 کو سب رجسٹرار نے نوٹس جاری کیا تھا جس میں اپیل کنندہ کو سب رجسٹرار کے دفتر میں موجود رہنے کو کہا گیا تھا۔ اگرچہ انہیں نوٹس موصول ہوا، لیکن وہ 20 جولائی 1976 کو رقم وصول کرنے اور بیعہ نامہ کے اندراج میں سہولت فراہم کرنے کے لیے موجود نہیں تھے۔ نتیجتاً، تعیینِ کارکردگی کے لیے مقدمہ دائر کیا گیا۔

ٹرائل کورٹ نے دونوں فریقوں کی طرف سے ثبوت پیش کرنے کے بعد مدعا علیہ کی اس درخواست کو قبول کر لیا تھا کہ اس نے حد کے اندر ادائیگی کی پیشکش کی تھی لیکن تھمپّا نے اس کی رسید سے گریز کیا تھا۔ اپیلٹ کورٹ نے اس نتیجے پر ڈگری نامے کو الٹ دیا کہ وقت کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ بازیافت نامہ میں بیع نامہ کی تعمیل کی تاریخ سے آٹھ سال کی مدت مقرر کی گئی ہے اور چونکہ مدعا علیہ نے اس مدت کے اندر دوبارہ ترسیل حاصل نہیں کی تھی، اس لیے مدتِ تحدید از خود گزر جانے کے باعث ختم ہو گئی۔ لہذا، مقدمے کو حد سے روک دیا گیا تھا۔ کرناٹک کی عدالت عالیہ نے دوسری اپیل نمبر 6، سال 1988 میں 23 جنوری 1995 کے فیصلے اور ڈگری ذریعے اپیلٹ کورٹ کے حکم نامے کو الٹ دیا اور ٹریل کورٹ کے حکم نامے کو بحال کر دیا۔ اس طرح خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

جناب جاوالی، اپیل کنندہ کے فاضل سینئر وکیل، نے استدلال کیا کہ چونکہ دستاویزِ دوبارہ فروخت میں واضح طور پر درج ہے کہ جواب دہندہ کو 20 جولائی 1968 سے آٹھ برس کے اندر دوبارہ فروخت کا اندراج کروانا تھا، اور چونکہ اُس نے ایسا نہیں کیا، لہٰذا دعویٰ قانونِ تحدید کی رو سے ممنوع ہو چکا ہے۔ ہمیں دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے۔

یہ طے شدہ قانون ہے کہ جب تک بیع نامے کے معاہدے میں کارکردگی کے لیے کوئی تاریخ مقرر نہیں کی جاتی، وقت ہمیشہ قرارداد کا جوہر نہیں ہوتا۔ یہ دیکھا جائے گا کہ تھمپّا نے مدعا علیہ سے زمین خریدی تھی اور اس شرط پر دوبارہ منتقلی کا معاہدہ ہوا تھا کہ مدعا علیہ بیع ناموں کے تحت ادا کردہ رقم، یعنی اس تاریخ سے آٹھ سال کے اندر 5,000 روپے واپس کرے۔ لہذا، عدالت عالیہ نے مدعا علیہ کے حد کی میعاد تاریخ انقضا ہونے سے پہلے اپیل کنندہ سے دوبارہ رابطہ کرنے کے امکان کے سوال پر غور کیا ہے۔ لہذا، عدالت عالیہ نے صحیح طور پر اس سوال پر غور کیا ہے کہ آیا دوبارہ منتقلی کا

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and integrity of this document

کوئی قرارداد ہوا تھا اور کیا مدعاعلیہ نے دوبارہ منتقلی کے مطالبے میں معاہدے کے اپنے حصے کو انجام دیا تھا۔ یہ کہ وہ مادی سوالات ہونے کے ناطے جو عدالت کی طرف سے معاہدے کی تعینِ کارکردگی کو نافذ کرنے کے لیے استعمال کیے جانے والے صوابدید پر منحصر ہیں، اپیلٹ کورٹ نے اس مادی حصے کی طرف اشارہ نہیں کیا تھا۔ لیکن یہ محض حد بندی کی درخواست پر انحصار کرتا تھا۔ ان حالات میں، عدالت عالیہ نے اپیلٹ کورٹ کے ڈگری میں مداخلت کرنے اور متعلقہ قرائنی ثبوت پر غور کرنے میں قانون کی کوئی غلطی نہیں کی ہے کہ جب تک کہ مدعاعلیہ نے پہلی بار رابطہ نہیں کیا تھا اور اپیل کنندہ نے بیع نامہ پر غور اور تعمیل کے رسید کی وصولی سے گریز نہیں کیا تھا، تب تک مدعاعلیہ کو اپیل کنندہ کو بیع نامہ پر عمل درآمد کے لیے سب رجسٹرار کے سامنے پیش ہونے کا نوٹس جاری کرنے کے لیے وکیل سے رابطہ کرنے کا کوئی موقع نہیں ملا تھا۔ دفتر قانونِ تحدید، 1963 کے شیڈول میں شامل آرٹیکل 54 کے تحت، مخصوص نفاذ کے مقدمے کے لیے مدتِ تحدید کا آغاز اُس تاریخ سے ہوتا ہے جو معاہدے میں طے کی گئی ہو، یا اُس تاریخ سے جب مدعاعلیہ نے بیع نامہ اندراج کرنے سے انکار کیا ہو۔ چونکہ وقت اس معاہدے کی لازمی شرط نہیں تھا، اس لیے مدعاعلیہ نے دوبارہ ترسیل کی تاریخ تاریخ انقضا ہونے سے پہلے رقم کی ادائیگی کی پیشکش کی تھی لیکن اپیل کنندہ نے اسے دوبارہ بھیجنے سے انکار کر دیا تھا۔ بنائے نالش بعد میں بیع نامہ پر عمل درآمد کی تاریخ سے آٹھ سال کی میعاد تاریخ انقضا ہونے پر پیدا ہوا، یعنی 20 جولائی 1973۔ اپیل کنندہ نے طرز عمل کے ذریعے 19 جولائی 1976 کو بیع نامہ پر عمل درآمد کرنے سے انکار کر دیا، مقدمہ 20 جولائی 1976 کو دائر کیا گیا تھا۔ مقدمہ انکار کی تاریخ یعنی 19 جولائی 1976 یعنی اگلے دن سے حد کے اندر دائر کیا گیا تھا۔ یہ دوسری اپیل میں عدالت عالیہ کی طرف سے ثبوت کی تعریف کا معاملہ نہیں ہے بلکہ ثابت شدہ حقائق سے مناسب نتیجہ اخذ کرنے کا معاملہ ہے جو پہلی اپیلٹ عدالت ثابت شدہ حقائق سے مناسب نتیجہ اخذ کرنے اور مناسب تناظر میں قانون کا عدم اطلاق کرنے میں قانونی طور پر ناکام رہی ہے۔ اس لیے ہم یہ مانتے ہیں کہ مقدمہ حد کے اندر دائر کیا گیا تھا۔ ہمیں اپنی مداخلت کی ضمانت دینے والی کوئی غیر قانونی حیثیت نہیں ملتی ہے۔

اس کے مطابق اپیل خارج کر دی جاتی ہے۔ اخراجات کو ے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and integrity of this document